رمضان المبارک

اہمیت، فضائل، احکام ومسائل

از

مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری

www.rahimia.org

رحیمیہ مطبوعات

رحیمیہ ہاؤس، 33/A کوئینز روڈ (شارع فاطمہ جناح) لاہور

00-92-42-36307714, 36369089 www.rahimia.org

info@rahimia.org /rahimiainstitute

مقاصدِ روزہ امام شاہ ولی اللہؒ کی نظر میں

جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ جو لوگ اس ماہِ مبارک میں پورے اخلاص سے ہدایت کے طالب بنتے ہیں، ان میں محبتِ الٰہی کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ نتیجتاً گمراہی اور ظلم سے نفرت اور انسانیت دوستی، عدل و مساوات کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ مہینہ دلوں کی صفائی اور اَخلاق و اَعمال کی درستگی کے لیے بڑا نفع بخش ہے۔ امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ:

"روزہ کی کامل حالت یہ ہے کہ روزہ دار:

1۔ نفسانی خواہشات کو اُبھارنے والے اقوال وافعال سے بچے۔

2۔ ظلم و درندگی پیدا کرنے والی حیوانی عادات کو ترک کردے۔

3۔ شیطانی عمل اور طاغوتی فکر وعمل سے نفرت رکھے۔

اس لیے کہ یہ تمام کام انفرادی اور اجتماعی بداَخلاقیوں کو جنم دیتے اور فاسد نظام کو فروغ دیتے ہیں۔ (حجۃ اللہ البالغہ) اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کے فوائد وثمرات عطا فرمائے۔

www.rahimia.org

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام پمفلٹ : رمضان المبارک کی اہمیت، فضائل، احکام ومسائل

مرتب : مفتی عبدالخالق آزاد

ناشر : رحیمیہ مطبوعات 33/A کوئینز روڈ، لاہور

قیمت :

نوٹ:

جو اصحابِ خیر دینی مسائل سے واقفیت بہم پہنچانے کے لیے اس پمفلٹ کو دینی جذبے سے لوگوں میں تقسیم کرانا چاہیں، ان کے لیے اس کی قیمت 1000 روپے سینکڑہ ہوگی۔ اس کارِ خیر میں حصہ لیں۔ اور دنیا وآخرت کا نفع اُٹھائیں۔

ناظم مطبوعات: ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ (ٹرسٹ) لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہِ رمضان المبارک کی اہمیت

رمضان المبارک کا ماہِ مبارک، رحمتوں اور برکتوں والا مہینہ ہے۔ یہ ماہِ مبارک جب شروع ہوتا ہے تو رحمتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور برکات کا نزول شروع ہوجاتا ہے۔ اس ماہِ مبارک میں اللہ رب العزت کی جانب محبت اور عظمت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ انسانی قلوب میں بارگاہِ الٰہی کے حضور میں ایسی کشش اور محبت پیدا ہوتی ہے، جو دلوں کے زنگ کو دور کرکے اسے صاف ستھرا کردیتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ تعلق الٰہی پیدا کرنے میں بڑا اَکسیر صفت ہے۔ اس حوالے سے یہ گویا رحمتوں اور برکتوں کا سیزن ہے۔ جس میں انسان، شیطانی تسلط سے نجات پانے اور رحمانی قوتوں کے ساتھ تعلق جوڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ جیسے ایک موسم، ایک فصل کے لیے سازگار ہوتا ہے۔ اور اس کی نشو ونما میں بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ اسی طرح انسان دوستی اور خدا پرستی کے حوالے سے رمضان المبارک کا برکتوں والا مہینہ بھی ایک خوش گوار نتیجہ خیز موسم کی حیثیت رکھتا ہے۔

جیسے یہ ماہِ مبارک تعلق مع اللہ کو مضبوط بنانے کا موسم ہے، اسی طرح یہ ماہِ مبارک انسانی دُکھ درد میں شریک ہونے اور اس کے لیے فکرمند ہونے اور عدل و مساوات کے نظریے کو فروغ دینے کا موسم بھی ہے۔ جس طرح وہ لوگ جو اپنی زندگی میں آنے والے بہترین موسم سے فائدہ اُٹھاتے ہیں، وہ کام یاب رہتے ہیں۔ ایسے ہی وہ لوگ بھی دنیا اور آخرت میں کام یاب ہوتے ہیں، جنھوں نے رمضان المبارک کے اس برکتوں اور رحمتوں والے موسم کی قدر کی۔ اور اس کے لیے تیاری کرکے اپنی ہمت اور کوشش سے تعلق

www.rahimia.org

مع اللہ کی جوت اپنے دل میں جگالی۔ انسانیت کی ہمدردی اور خیر خواہی کا نظریہ اپنا لیا۔ اور اس کا پختہ شعور حاصل کرلیا۔ اور اس حوالے سے اپنی جدوجہد کا صحیح رُخ متعین کرلیا۔

اس ماہِ مبارک کے برکتوں والے ماحول سے پوری طرح مستفید ہونے کے لیے ضروری ہے کہ آں حضرت ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھا جائے اور اس وقت سے لے کر اب تک اولیاء اللہ، علمائے ربانیین اور مجددین امت کا طرزِ فکر و عمل پیشِ نظر رہے۔ یہ حضرات اس مبارک ماہ کی کتنی قدر کرتے تھے، اور اس برکتوں والے موسم سے کیسے اور کتنا عظیم فائدہ حاصل کرتے تھے، اس کی اہمیت کو سمجھنا اور اس کے مطابق عمل کرنا دنیا و آخرت میں کامیابی کی کلید ہے۔

رمضان کی اہمیت: آپ ﷺ کا ایک خطاب

آں حضرت ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ ﷺ اس کی تیاری ایک ماہ پہلے ہی شروع فرمادیتے تھے۔ ماہِ شعبان سے ہی رمضان المبارک کے لیے تیاری شروع ہوجاتی تھی۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ نے شعبان کے آخری دن صحابہ کرامؓ کے سامنے رمضان المبارک کے حوالے سے ایک اہم خطاب فرمایا۔

حضرت سلمان فارسیؓ روایت فرماتے ہیں:

”آپ ﷺ نے ماہِ شعبان کے آخری دن میں ہم سے خطاب فرمایا۔“

اس خطاب میں آپ ﷺ نے رمضان المبارک کی اہمیت اور اس کی فضیلت کے حوالے سے بہت سی اہم اور بنیادی باتیں ارشاد فرمائیں ہیں۔ اور اس ماہِ مبارک میں سرانجام دیے جانے والے اہم امور کی نشان دہی فرمائی ہے۔

یہ خطاب اس حوالے سے اہمیت کا حامل ہے کہ ایک مسلمان رمضان المبارک کے اس اہم مہینے کو کس طرح گزارے۔ اس خطاب کے بنیادی نکات درج ذیل ہیں:

1۔ عظمت والا مہینہ

حضور اقدس ﷺ نے رمضان المبارک کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے سب سے پہلی بات ارشاد فرمائی:

www.rahimia.org

(۱) "يَا أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ."

"اے لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے۔"

اس ماہ کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ یہ عظمت والا ہے۔ سال کے بارہ مہینوں میں ماہِ رمضان المبارک ایک عظمت والا ماہِ مبارک ہے۔ اور بڑی جلیل القدر شان رکھتا ہے۔ اس کی عظمت، ان تجلیاتِ الٰہیہ اور تاثیرات کی وجہ سے ہے، جن کا نزول اس ماہِ مبارک میں ہوتا ہے۔ اسی تناظر میں آپ ﷺ نے اس ماہِ مبارک کو "ایک عظیم مہینہ" سے تعبیر فرمایا۔ اور صحابہ کرامؓ کو اس کی آمد کی خوش خبری دی۔ اور اس کے استقبال کا حکم فرمایا۔

حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں:

"بعض اوقات و ایام ایسے ہوتے ہیں، جن میں عالمِ ملکوت کی روحانیت اس عالمِ ارضی پر نازل ہوتی ہے۔ اور تجلیاتِ الٰہیہ انسانیت کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔"

رمضان المبارک کا عظمت والا مہینہ ایسے اوقات و ایام میں سے ہے کہ اس میں انوارات الٰہیہ کا نزول ہوتا ہے۔ اور وہ انسانیت کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ اور ان کے دلوں میں اللہ کی عظمت اور محبت پیدا کرتی ہیں۔

2۔ برکت والا مہینہ

آپ ﷺ نے رمضان المبارک کی دوسری خصوصیت ارشاد فرمائی:

(۲) "شھرٌ مبارکٌ" "یہ ایک برکت والا مہینہ ہے"۔

اس ماہِ مبارک کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ برکت والا مہینہ ہے۔ یعنی اس مہینے میں کیے جانے والے اعمال کے اجر میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ جس طرح موسم کی مناسبت سے فصل کی نشو و نما اور بڑھوتری کئی گنا بڑھ جاتی ہے، اسی طرح ملاءِ اعلیٰ سے تعلق اور وہاں سے نازل ہونے والی تجلیات کی وجہ سے صحیح فکر و عمل اور مجاہدے کے نتیجہ میں برکاتِ الٰہیہ کا ظہور ہوتا ہے۔

حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے "برکت" کی حقیقت یہ بیان فرمائی ہے:

www.rahimia.org

''کسی چیز میں برکت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے سبب سے ملاءِ اعلیٰ کی دعائیں، اس کی توجہات اور خدا تعالیٰ کی رضا مندی کا حصول ہوتا ہے۔ جب یہ تمام چیزیں بندہ کے مزاج کا حصہ بن جائیں تو مادی اسباب میں آسانیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔'' (تاویل الاحادیث)

اس مہینے کی عظمت اور برکت کے حوالے سے یہ بات کافی ہے کہ اس ماہِ مبارک میں قرآن حکیم جیسی عظیم کتاب نازل ہوئی۔ جو رہتی دنیا تک انسانی معاشروں کی تشکیل کے لیے ایک جامع فکر و عمل اور نظریہ واضح کرتی ہے۔ اور نظامِ زندگی کی تشکیل کا صحیح لائحہ عمل پیش کرتی ہے۔ اور دنیا اور آخرت میں کام یاب ہونے کا سچا راستہ بتلاتی ہے۔

3۔ ماہِ رمضان المبارک کے جلیل القدر اوقات

اس مہینے کی تیسری خصوصیت آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمائی کہ اس ماہِ مبارک کے تمام اوقات (دن اور رات) انتہائی جلیل القدر اور اہمیت کے حامل ہیں۔ جن کی تفصیل میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

شهرٌ فيه:

الف: ليلة خير من الف شهر.

ب: جعل الله صيامه فريضة.

ج: وقيام ليلهٖ تطوعا.

د: من تقرب فيه بخصلة من الخير كان كمن أدّى فريضة فيما سواه.

ہ: ومن أدّى فريضة فيه كان كمن أدّى سبعين فريضة فيما سواه.

''یہ ایک ایسا مہینہ ہے، جس میں:

الف: ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

ب: اس ماہِ مبارک کے دنوں میں اللہ نے روزہ رکھنا فرض کیا ہے۔

www.rahimia.org

ج: اس مہینہ کی راتوں میں بارگاہِ خداوندی میں کھڑا ہونے کو نفل عبادت مقرر کیا ہے۔

د: جو شخص اس ماہ میں کوئی بھلائی کا نفلی کام کر کے اللہ کا تقرب حاصل کرے تو اس کا نفع ایسا ہے کہ باقی مہینوں میں فرض ادا کرنے سے وہ قرب حاصل ہوتا ہے۔

ھ: اور جو شخص اس ماہ میں فرض ادا کرتا ہے، وہ گویا ایسا ہے کہ دیگر مہینوں میں ستر فرض ادا کرتا ہے۔''

گویا اس موقعے پر نبی اکرم ﷺ نے ماہِ رمضان المبارک کے دن رات کے اثرات وفوائد بیان فرمائے۔ کہ اس ماہِ مبارک میں ایک ایسی رات ''لیلۃ القدر'' آتی ہے۔ جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یہی وہ رات ہے، جس میں حضور ﷺ پر قرآن حکیم نازل ہوا۔ گویا اس رات میں اگلے ہزار مہینوں (تقریباً ایک سو سال) میں انسانیت کی ترقی اور فلاح و بہبود کا پروگرام دنیا میں غالب کر دیا گیا۔ اور اس کا نظام عالمی سطح پر قائم ہوا۔

اس رات میں حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے بقول:

''عالم ملکوت سے ایک دروازہ دنیا میں کھل جاتا ہے۔ جس سے تجلیات و برکاتِ الٰہیہ کا نزول ہوتا ہے۔''

اسی طرح رمضان المبارک کے ایام میں روزہ فرض قرار دیا گیا۔ اور راتوں کو بارگاہِ خداوندی میں قیام کرنے کی ترغیب دی گئی۔ اس لیے کہ رمضان المبارک کے دنوں میں روزہ رکھنا اور رات کو بارگاہِ خداوندی میں عبادات کرنا، ''نفسِ انسانی'' کی تربیت، دلوں کے زنگ کو دور کرنے اور عقل وشعور بیدار کرنے میں بڑا بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

اس ماہِ مبارک کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس ماہ میں کیا ہوا نفلی کام، دیگر مہینوں کے فرائض کے برابر اجر وثواب اور تربیت کا کردار ادا کرتا ہے۔ اور فرض کام سرانجام دینا دیگر مہینوں کے ستر فرائض کے سرانجام دینے کے برابر فوائد وثمرات کا حامل ہوتا ہے۔

4۔ صبر و استقامت کا مہینہ

ماہِ رمضان المبارک کے حوالے سے آپ ﷺ نے چوتھی خصوصیت یہ بیان فرمائی:

"وهو شهرُ الصبر، والصبرُ ثوابُه الجنة."

"یہ (اپنے اندر) صبر و استقامت پیدا کرنے کا مہینہ ہے۔ او رصبر و استقامت کا نتیجہ جنت ہے۔"

اس ماہِ مبارک میں روزے کی مشقتیں اور رات کو اُٹھنے کے مجاہدے کی وجہ سے ایمان و یقین پر پختگی او دین اسلام کی تعلیمات پر یقین میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور اس راستے میں جانی اور مالی حوالے سے جدوجہد کرنے سے اپنے نظریے پر جماؤ اور صبر و استقامت پیدا ہوتا ہے۔ انسانی جماعتوں کی کام یابی کا دارومدار اپنے نظامِ فکر وعمل پر استقامت کے ساتھ کام کرنے اور صبر کے ساتھ جدوجہد کرنے پر ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ دنیا میں کام یابی اور آخرت میں جنت کی صورت میں ملے گا۔

5۔ ہمدردی اور خیرخواہی کا مہینہ

اس ماہِ مبارک کی پانچویں خصوصیت نبی اکرم ﷺ نے یہ بیان فرمائی:

"وَشَهْرُ الْمُوَاسَاة."

"یہ لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور خیرخواہی کا مہینہ ہے۔"

یعنی اس مہینے میں جہاں تعلق مع اللہ پیدا ہوتا ہے، وہاں انسانیت کے لیے خیرخواہی اور ہمدردی کا جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔ چناں چہ جب آدمی پورا دن بھوکا پیاسا رہتا ہے تو اسے بھوک اور پیاس کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ اس سے اُسے انسانی مسائل سے آگہی حاصل ہوتی ہے۔ او رانھیں انسانی بنیادوں پر حل کرنے کی فکر پیدا ہوتی ہے۔ یوں وہ معاشرے میں پسماندہ اور پسے ہوئے طبقات کے مسائل حل کرنے کے لیے فکرمند ہوتا ہے۔ اور خیرخواہی کے جذبے سے ان کی ضروریات پورا کرنے کی تگ و دو کرتا ہے۔ گویا انسانی زندگی کے اجتماعی تقاضوں کی تکمیل کے لیے جدوجہد اور کوشش کرتا ہے۔

www.rahimia.org

6۔ رزق میں اضافے کا مہینہ

اس ماہِ مبارک کی چھٹی خصوصیت نبی اکرم ﷺ نے یہ بیان فرمائی:

"شهرٌ فيه يُزَادُ فيه رِزقُ المؤمنِ"

"یہ ایسا مہینہ ہے، کہ جس میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔"

یعنی اس ماہِ مبارک میں جب ایک مؤمن صدقِ دل کے ساتھ رمضان کے روزے رکھتا ہے۔ اور دیگر عبادات میں مشغول ہوتا ہے۔ اور انسانیت کے ساتھ خیر خواہی کا سلوک کرتا ہے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے رزق میں برکت عطا فرماتے ہیں۔

7۔ اس ماہ میں روزہ افطار کرانے کا اجر

اس ماہِ مبارک کی ساتویں خصوصیت نبی اکرم ﷺ نے یہ بیان فرمائی:

"من فطر فيه صائمًا .... الخ"

"جو آدمی اس ماہ میں کسی روزے دار کا روزہ افطار کرائے تو اس سے گناہوں سے اس کی مغفرت ہوتی ہے۔ اور جہنم سے آزادی حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کو روزے دار کے برابر اجر دیا جاتا ہے۔ بغیر اس کے کہ روزے دار کے اجر میں کسی قسم کی کمی کی جائے۔"

اس پر صحابہؓ نے عرض کیا: "قُلنا يارسولَ الله ...... الخ"

"ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ! ہم میں سے ہر ایک آدمی اس کی استطاعت نہیں رکھتا کہ روزے دار کا روزہ کھلوائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس وقت بھی دیں گے، جب کہ ایک آدمی ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے کسی روزہ دار کا روزہ کھلوائے۔ اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا تو اللہ اس کو میرے حوض سے ایسا شربت پلائے گا کہ اسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔ یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ اس ماہِ مبارک میں روزے داروں کے روزہ کو افطار کرانے اور

www.rahimia.org

بھوکے پیاسے لوگوں کے اجتماعی مفاد کو سامنے رکھنے سے نہ صرف دنیا میں رزق کی فراوانی پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ آخرت میں جہنم کے عذاب سے چھٹکارا اور جنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

8۔ رحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی کا مہینہ

اس ماہِ مبارک کی آٹھویں خصوصیت نبی اکرم ﷺ نے یہ بیان فرمائی:

"وهو شهرٌ أوّلُه رحمةٌ، وأوسطُه مغفرةٌ، وآخِرُهُ عتقٌ من النّار.....الخ"

"اس ماہِ مبارک کا ابتدائی حصہ (عشرہ) رحمت ہے۔ درمیانی حصہ (عشرہ) مغفرت ہے۔ اور آخری حصہ (عشرہ) دوزخ کی آگ سے آزادی ہے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کے تین حصے ہیں: پہلے دس روز رحمت خداوندی کے نزول کے ہیں۔ اور دوسرے دس روز اللہ کی مغفرت اور گناہوں سے نجات کے ہیں۔ اور تیسرا عشرہ جہنم سے آزادی اور چھٹکارے کا ہے۔

درحقیقت رمضان المبارک کی برکتوں سے فائدہ اُٹھانے والے بھی تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ اس لیے اللہ رب العزت نے اس ماہ کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔

پہلی قسم ان افراد کی ہے جو نیک ہیں۔ ہمیشہ صلاح وتقویٰ کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔ اور جب کبھی ان سے کوئی خطا اور لغزش ہو جاتی ہے، تو اسی وقت توبہ واستغفار سے اس کی صفائی اور تلافی کر لیتے ہیں۔ اللہ کے ایسے نیک اور برگزیدہ بندوں پر تو شروع مہینے بلکہ اس کی پہلی ہی رات سے اللہ کی رحمتوں کی بارش ہونے لگتی ہے۔

دوسری قسم ان افراد کی ہے، جو پہلے لوگوں کی طرح بہت متقی اور پرہیز گار تو نہیں ہوتے، لیکن بہت ہی گئے گزرے بھی نہیں، بلکہ درمیانی درجہ کے لوگ ہیں۔ ایسے بندے جب رمضان کے ابتدائی حصے میں روزوں اور دوسرے اعمالِ خیر اور توبہ استغفار کے ذریعہ اپنے حالات کو بہتر اور اپنے کو رحمت و مغفرت کے لائق بنا لیتے ہیں، تو درمیانے حصے میں ان کی مغفرت اور معافی کا فیصلہ فرما دیا جاتا ہے۔

تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں، جنھوں نے اپنے نفسوں پر بہت ظلم کیے ہیں۔ اور ان کا

www.rahimia.org

حال بڑا ابتر رہا ہے۔ وہ اپنی بداعمالیوں سے گویا جہنم کے پورے طور پر مستحق ہو چکے ہیں۔ وہ بھی جب رمضان کے پہلے اور درمیانے حصہ میں عام مسلمانوں کے ساتھ روزہ رکھ کر اور توبہ واستغفار کرکے اپنی سیاہ کاریوں کی کچھ صفائی اور تلافی کر لیتے ہیں، تو اخیر عشرہ میں اللہ رب العزت ان کی بھی نجات اور رہائی کا فیصلہ فرما دیتے ہیں۔

اس طرح رمضان کے فائدے اُمت کے ہر طبقے کے لیے ہو گئے۔ اور اب کوئی بدنصیب شخص ہی ایسا ہوگا جو رمضان کا مہینہ پائے اور اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار کر کے اپنے کو جنت کا مستحق نہ ٹھہرا لے۔ اور اللہ رب العزت کا مقرب بندہ نہ بن جائے۔

9۔ ملازموں پر کام کی تخفیف کے فوائد

اس ماہِ مبارک کی نویں خصوصیت نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمائی کہ:

”من خَفَّف عن مملوكه فيه .... الخ“

”جو آدمی اس ماہ میں اپنے غلام و خادم پر کام کے بوجھ کو ہلکا کرے، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا۔“

رمضان المبارک کے روزوں کا آخری اثر اور نتیجہ روزے دار پر یہ ہونا چاہیے کہ اُس میں انسانی ہمدردی کا جذبہ بیدار ہو۔ اور اس کے نتیجے میں وہ محنت و مشقت کرنے والوں پر شفقت کرے۔ خاص طور پر اپنے ماتحت کام کرنے والے لوگوں پر کام کے بوجھ کو ہلکا کرے۔ یوں تو باقی ایام میں بھی لوگوں پر کام کے بوجھ کو ہلکا کرنا بہت زیادہ اجر وثواب کا باعث بنتا ہے۔ لیکن خاص طور پر اس ماہِ مبارک میں، جب کہ روزے کی مشقت بھی ہوتی ہے، بہت زیادہ اجر وثواب کا مستحق بنتا ہے۔ اور اس سے جہنم سے چھٹکارا اور گناہوں سے مغفرت حاصل ہوتی ہے۔ (رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ، والبیہقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ، ص173-174)

ماہِ رمضان کی مزید خصوصیات

حضور اقدس ﷺ نے اپنے اس عظیم الشان خطاب کے علاوہ بھی رمضان المبارک کے مزید فضائل اور خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔ ایک حدیث میں رمضان المبارک کی مزید

www.rahimia.org

خصوصیات بیان کرتے ہوئے جنابِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إذا كان أولُ ليلة من شهر رمضان، صُفدت الشياطين و مردةالجن، و غُلّقت أبوابُ النِّيران، فلم يُفتح منها بابٌ. وفُتحت أبوابُ الجنة، فلم يُغلَق منها بابٌ. وينادِي مُناد: ياباغيَ الخير! أقبِلْ! و يا باغيَ الشَّرِّ! أقصِرْ! و لِلّٰه عتقاء من النار وذالک كل ليلة. (ترمذی شریف، ۱/۱۴۷)

''جب ماہِ رمضان کی پہلی شب ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن مقید کردیے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا۔ اور جنت کے دوازے کھول دیے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کا کوئی دروازہ بند نہیں رہتا۔ اور ایک آواز لگانے والے آواز لگاتا ہے: ''اے خیر کے طالب! آگے بڑھ! اور اے شر کے طالب! پیچھے ہٹ! اور اللہ کی جانب سے بہت سارے لوگ جہنم سے آزاد کردیے جاتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ ہر شب میں رہتا ہے''۔

رمضان کے بابرکت مہینے کی آمد پر دوزخ کے دروازے بند کیے جانے اور جنت کے دروازے کھول دیے جانے اور شیطانوں کو جکڑ دیے جانے کا ذکر رسول اکرم ﷺ کی بہت سی احادیث میں وارد ہے۔

حضرت الامام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ جنت کے دروازے کھول دیے جانے اور جہنم کے دروازے بند کردیے جانے کے حوالے سے بڑی اہم بات ارشاد فرماتے ہیں:

''روزہ (انسانی نفس کے لیے) ایک بڑا تریاق ہے۔ جس سے ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ اللہ کے سامنے بندگی کا یہ ایک بڑا ذریعہ ہے۔ مصائب و مشکلات میں انتہائی نفع بخش ہے۔ قبر اور جہنم کی آزمائش میں بڑا کام دیتا ہے۔ اور جنت کے ''باب الرّیان'' تک پہنچانے کا سبب ہے۔

روزہ طبیعت کے حجاب کو توڑتا ہے۔ اس طرح قوتِ عملیہ کو درست کرتا ہے۔ اور بے شعوری اور کم فہمی پر مبنی غفلت کے پردوں کو چاک کرتا ہے۔ اس

طرح قوتِ علمیہ میں خوب نِکھار پیدا ہوتا ہے۔ اور جب شعائر اللہ کی اہمیت کا لحاظ رکھ کر روزہ رکھا جائے تو غلط نظاموں کے ماحول اور ان کے بُرے اثرات سے بچانے میں مدد دیتا ہے۔

اور جب اُمت بحیثیت مجموعی ان امور کو سامنے رکھتے ہوئے نماز، ذکر، تلاوت، روزہ اور صدقہ وغیرہ میں مشغول ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ روزہ مسلمان کے لیے ڈھال بن گیا۔ اور جب اُمت مسلمہ کا پورا کا پورا نظام ان مقاصد اور امور کے مطابق منظّم ہوجائے تو یہ بات پوری ہوگی کہ شیاطین رمضان میں باندھ دیے گئے۔ اور اور جہنم کے دروازے بند کردیے گئے۔ اور جنت کے دروازے کھول دیے گئے''۔ (البدور البازغہ، ص۲۸۸،۲۸۹)

روزے کا انعام اور صلہ

ایک اور حدیث میں رمضان کے روزے رکھنے کے فوائد وثمرات کے سلسلے میں بے اندازہ انعامِ خداوندی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس کا بیان اللہ رب العزت نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی، ان الفاظ میں کیا ہے:

''الصومُ لی وأنا أجْزِیُ به.''

''کہ روزہ میرے لیے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔''

گویا کہ روزوں کے بدلے اور اجر کی کوئی تعیین اور تحدید نہیں۔ جس قدر اللہ رب العزت چاہے گا، مزید عطا کرے گا۔ اللہ رب العزت کی جانب سے روزوں کے بدلے کی نسبت کا اپنی ذات کی طرف کرنا، بہت بڑا انعام ہے۔ بلکہ بہت بڑا اعزاز واکرام بھی ہے۔

رمضان وقرآن روزے دار کے سفارشی ہوں گے

جس آدمی نے دن میں روزہ رکھ کر رمضان کا حق ادا کیا۔ اور رات میں تراویح میں قرآن پڑھا، یا سُنا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہوا۔ اور اس کا پورا حق ادا کیا۔ تو سمجھو کہ سب کچھ نصیب ہوگیا۔ اسی سلسلے میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

www.rahnimia.org

عن عبد اللّٰه ابن عمرؓ ان رسول الله ﷺ قال: الصیامُ والقرآن یُشَفِّعان یوم القیامة للعبد. یقول الصیام: أی رب! منعتُه الطعام والشهوة، فشَفِّعْنی فیه ، ویقول القرآنُ: منعتُه النومَ باللیل فشفِّعنی فیه، قال: فیُشفَّعان له. رواه احمد والطبرانی فی الکبیر“

(مجمع الزوائد۳/ ۱۸۱، مشکوٰة ۱/ ۱۷۳)

”حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ: ”قیامت کے دن بندے کے حق میں خود روزہ اورقرآن سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے ان کو کھانے پینے اورنفسانی خواہشات سے روکے رکھا۔ اس بندے کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ پھرقرآن، اللہ کے دربار میں عرض کرے گا: اے اللہ! میں نے اس کو راتوں میں سونے سے روکے رکھا۔ اس بندے کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا: ان کی سفارش بندے کے حق میں قبول ہے۔“

آپ غورفرمائیں کہ یہ روزے دار کے کتنے بڑے اعزاز واکرام کی بات ہوگی کہ بارگاہِ خداوندی میں قرآن اور رمضان دونوں اس کے حق میں سفارشی ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی سفارش قبول فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان اورقرآن کی سفارش نصیب فرمائے۔آمین

مقاصدِ روزہ کے بغیر بھوکا اور پیاسا رہنا بے فائدہ

لیکن روزوں اور رات کے نوافل (تراویح وغیرہ) کی یہ ساری فضیلتیں اور برکتیں جب ہی ہیں، جب کہ یہ عبادتیں اخلاص کے ساتھ کی جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے مکمل لَو لگائی جائے۔ اوران ہدایات اورتنبیہات کے مطابق کی جائیں۔ جوآپ ﷺ نے فرمائی ہیں۔ ورنہ بھوکا اور پیاسا رہنا بے فائدہ، راتوں کا جاگنا بے سود، مشقتوں کا جھیلنا بے کار ہوگا۔ کیوں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

”کم من صائمٍ لیس له من صیامه الا الظمأُ، وکم من قائمٍ

لیس له من قیامِه إلا السهرُ.''

(**الترغیب و الترهیب ۲/۹۳، مسند احمد ۲/۴۴۱**)

''کتنے ہی روزے دار ایسے ہیں کہ ان کے روزوں کا حاصل سوائے پیاس اور بھوک کے کچھ نہیں۔ اور کتنے ہی رات کو تراویح پڑھنے والے ایسے ہیں کہ سوائے جاگنے کے، ان کی تراویح کا کچھ حاصل نہیں۔''

آپ ﷺ کا ایک دوسرا فرمان اس حقیقت کو مزید آشکارا کرتا ہے۔ زبانِ نبوت سے نکلے ہوئے الفاظ یہ ہیں:

مـن لـم یـدَعْ قـولَ الـزُّور و العملَ بِه فلیس للّٰه حاجةٌ فی ان یدَعَ طعامَه وشرابَه. (مشکوٰة ۱/۱۷۶، تحفة الاشراف ۹/۳۸۷)

''جو شخص روزے میں جھوٹ اور غلط باتیں نہ چھوڑے تو خداوند قدوس کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت اور پرواہ نہیں ہے۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

إذا کـان یـومُ صـومِ أحـدکم فلا یرفَث ولا یصخب فإن سابه احد أو قاتله فلیقل إنی صائم. (الترغیب والترهیب ۲/۹۴)

''جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو وہ کوئی بے ہودہ حرکت اور بے ہودہ بات نہ کرے۔ اور تیزی میں زور سے بھی نہ بولے اور اگر کوئی دوسرا اس سے گالی گلوچ کرے۔ یا لڑنا چاہے تو اس سے کہہ دے کہ: (بھائی!) میں روزے سے ہوں''۔

حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر اور حضور ﷺ کے منہ مانگے اور چہیتے صحابیؓ نے روزے کے بارے میں یہ الفاظ فرمائے ہیں، جو آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں:

قـال عمر رضی اللّٰه عنه: ''لیس الصیام من الطعام والشراب وحده، ولکنه من الکذب والباطل واللغو.

''حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ: ''روزہ محض کھانا پینا چھوڑنے کا نام نہیں ہے،

www.rahimia.org

بلکہ روزہ تو جھوٹ، باطل نظام، فضول اور لغو باتوں سے بچنے کا نام ہے۔''

ایک جگہ حضرت مجاہدؒ سے مروی ہے:

''جو شخص، دو خصلتوں: غیبت اور جھوٹ سے بچا رہا، تو اس کا روزہ درست اور صحیح سالم رہا۔'' (الکتاب المصنف ۲/۲۷۳)

غیبت، جھوٹ اور فضول ولغو باتوں کی رمضان میں کتنی سخت پکڑ ہے اور وعید ہے، اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ آپ اس واقعے سے، جو رمضان میں دو عورتوں کے ساتھ پیش آیا، جھوٹ اور غیبت کی وعید کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ:

ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول! یہاں قریب میں دو روزے دار عورتیں پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب ہیں۔ کیا کیا جائے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''انھیں بلا لاؤ۔'' جب وہ آ گئیں تو نبی اکرم ﷺ نے ایک ہانڈی (برتن) لانے کا حکم دیا۔ پھر ان میں سے ایک سے کہا کہ اس میں قے کر۔ اس نے خون، پیپ یا گوشت کے ٹکڑوں کی قے کی۔ (جس میں خون کے ذرات تھے) اس کی قے سے آدھی ہانڈی بھر گئی۔ پھر دوسری سے آپ ﷺ نے یہی ارشاد فرمایا۔ اس نے بھی قے کی جس میں خون، پیپ اور کچا گوشت شامل تھا۔ اور ان دونوں کی قے سے ہانڈی بھر گئی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انھوں نے روزے تو حلال مال سے رکھے، لیکن افطار حرام سے کیا ہے۔ یعنی انھوں نے لوگوں کی غیبت کی ہے۔'' (الترغیب والترہیب ۲/۹۵)

أستغفر اللّٰه! حلال مال سے روزہ رکھنے کے باوجود انسانوں کی غیبت کرنا، انھیں تکلیف پہنچانا، جھوٹ کی بنیاد پر الزام تراشی کرنا، کتنا بڑا گناہ ہے۔ اور اس کے اثرات کتنی دور تک اثر کرتے ہیں۔

رمضان میں چار باتوں کا اہتمام ضروری ہے

رمضان المبارک میں کون سے کام کثرت سے کرنے چاہئیں، اس بارے میں نبی

www.rahimia.org

اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ: ''**استکثروا فیه من أربع خصال.....الخ**''

''اس ماہِ مبارک میں چار باتوں کو بڑی کثرت سے کیا کرو، اس طرح کہ وہ تمہاری عادت اور خُلق بن جائیں۔ جن میں دو اللہ کی رضا کے لیے ہیں۔ اور دو تمہارے اپنے فائدے کے لیے ہیں۔ اور جنھیں کیے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے:

1۔ کلمہ طیبہ کا ذکر (کثرت سے) کرو! 2۔ توبہ واستغفار کی کثرت کرو!

3۔ اللہ سے جنت کا سوال کرو! 4۔ جہنم سے پناہ مانگو!''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان چار باتوں کو اپنی عادت اور خُلق بنا لو۔ یعنی پورے رمضان المبارک میں ان کا اس طرح اہتمام کرو، کہ یہ تمہاری عادت اور خلق بن جائیں۔ اور تمھیں ان کے بغیر کسی پل چین نہ آئے۔

یہ چند احادیث کے اَن مٹ نقوش ہیں، جنھیں پڑھنے کے بعد ہم غور کریں کہ رمضان المبارک کا کتنا حق ادا کرتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں ہم سے کتنی کوتاہیاں ہوتی ہیں۔ اور کتنے حق ہم سے فوت ہوتے ہیں۔ کتنے حقوق کا ہم سے خون ہو رہا ہے۔ روزہ رکھتے ہیں تو آداب کہاں تک بجا لاتے ہیں۔ تراویح پڑھتے ہیں تو کس حد تک نفس کی مشقت برداشت کرتے ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں ہمارے اَخلاق اور رویوں میں کیا تبدیلی آتی ہے۔ اس لیے آج ضرورت ہے کہ رمضان المبارک کی عظیم نعمت، جو ابھی نصیب ہونے والی ہے۔ اس کی پوری طرح قدر کریں۔ اور تمام بُرائیوں اور بداَخلاقیوں سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں۔

خداوند قدوس ہم پر رحم فرمائے۔ اپنی ذات پر سچا یقین پیدا فرما کر کے اپنے عبادت گزار بندوں میں شامل کرے۔ رمضان کی برکات سے مالا مال فرمائے۔ منکرات و معاصی سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ دنیا کی ذلت اور آخرت کی رُسوائی سے بچائے۔ دین پر چلنا آسان فرمائے۔ اور اس کا صحیح شعور اور فہم عطا فرمائے۔

اللّٰهم وفقنا لماتحبه وترضاه. آمین ثم آمین

☆

www.rahimia.org

احکام و مسائل رمضان المبارک

روزے سے متعلق مسائل

1۔ ہر مسلمان مرد وعورت، عاقل، بالغ پر رمضان المبارک کے روزے رکھنا فرض ہے۔

2۔ شریعت میں روزے کا مطلب ہے کہ صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک روزے کی نیت سے کھانا، پینا اور جماع کرنا چھوڑ دیا جائے۔

3۔ رمضان المبارک میں کسی مجبوری کی وجہ سے روزہ چھوٹ جائے تو رمضان کے بعد اس کی قضا کرنا ضروری ہے۔

4۔ حالتِ سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، لیکن اس کی قضا ضروری ہے۔

5۔ حالتِ سفر میں اگر روزے سے کوئی تکلیف نہ ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے۔ اگر روزہ نہ رکھے تو کوئی گناہ نہیں۔ البتہ رمضان شریف کی فضیلت سے محرومی ہے۔

6۔ بغیر کسی وجہ کے روزہ چھوڑ دینا درست نہیں۔ اور بڑا گناہ ہے۔ یہ نہ سمجھے کہ اس کی قضا بعد میں ہو جائے گی۔ کیوں کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رمضان کے ایک روزے کے بدلے اگر سال بھر روزے رکھے جائیں، تب بھی رمضان کے ایک روزے کے اجر کے برابر نہ ہوگا۔

7۔ اگر روزے دار کو بھول کر کھاتے پیتے دیکھا۔ اور روزے دار کو روزے کی وجہ سے تکلیف نہیں ہے تو اس کو یاد دلانا واجب ہے۔

8۔ اگر کسی نے کسی وجہ سے روزہ نہ رکھا تو احترامِ رمضان کا تقاضا ہے کہ لوگوں کے سامنے کچھ کھائے پیئے نہیں۔

www.rahmia.org

روزے کی نیت سے متعلق مسائل

1۔ رمضان المبارک کے روزے میں بس اتنی نیت کرلینا کافی ہے کہ: ''آج میرا روزہ ہے۔'' اورسحری کے وقت ''وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ'' پڑھنا مستحب ہے۔

2۔ اگر رات سے رمضان المبارک کے روزے کی نیت کرلے تو بھی فرض ادا ہوجاتا ہے۔

3۔ اگر صبح صادق کے بعد کچھ کھایا پیا نہ ہوتو دن کو 11,10 بجے (روزے کے کل وقت کے نصفِ اول) تک نیت کرلینا درست ہے۔

4۔ اگر رمضان المبارک کے مہینے میں نفل، قضا یا نذر کے روزے کی نیت کی، تب بھی رمضان کا ہی روزہ ادا ہوگا۔ دیگر نہیں۔

سحر اور افطار کے مسائل

1۔ سحری کھانا سنت ہے۔ اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کم ازکم دو تین کھجوریں ہی کھالے۔ یا کوئی اور چیز تھوڑی بہت کھالے۔ کچھ نہ سہی، تو پانی ہی پی لے۔

2۔ سحری میں جہاں تک ہوسکے، دیر کر کے کھانا بہتر ہے۔ لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ صبح صادق ہونے لگے۔ اور روزے میں شبہ پیدا ہوجائے۔

2۔ مسنون یہ ہے کہ جب سورج ٹھیک غروب ہوجائے تو فوراً روزہ کھول دے۔ دیر کر کے کھولنا مکروہ ہے۔

4۔ جب تک سورج کے غروب ہونے میں شبہ رہے، تب تک افطار کرنا جائز نہیں۔ سورج غروب ہونے کا تعلق مشاہدے سے ہوتا ہے۔ جب کہ آج کل ایسا نہیں کیا جاتا۔ خاص طور پر بڑے شہروں میں کہ آسمان صاف نہیں ہوتا۔ بلکہ دائمی جنتریوں کو سامنے رکھتے ہوئے گھڑیوں سے اوقات دیکھ کر روزہ افطار کیا جاتا

www.rahimia.org

ہے۔اس لیے فلکیاتی حساب سے دائمی جنتریوں میں چھپے ہوئے اوقات میں دو سے پانچ منٹ کی احتیاط کر کے روزہ افطار کرنا چاہیے۔

5۔ کھجور یا چھوہارے سے افطار کرنا مستحب ہے۔لیکن اگر کسی دوسری چیز سے افطار کیا جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

6۔ افطار کے وقت یہ دعا پڑھنا مسنون ہے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ آمَنْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ."

اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو تو اپنی زبان میں روزہ افطار کرنے پر خدا کا شکر بجالائے۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

درجِ ذیل تمام صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔اور نہ مکروہ ہوتا ہے:

1۔ اگر بھول کر کھالے، یا پی لے، یا جماع کر لے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

2۔ اپنے آپ قے / اُلٹی آجانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔چاہے قے تھوڑی ہو یا زیادہ۔

3۔ سرمہ لگانا، تیل لگانا، خوشبو سونگھنا، یا حلق میں از خود دھواں یا گرد وغبار وغیرہ کا چلا جانا۔

4۔ دانتوں میں گوشت وغیرہ کا ریشہ جو چنے سے کم ہے، اس کو باہر نکالے بغیر نگلنا۔

5۔ لعاب نگلنا، زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوک دینا۔

6۔ روزے میں تازہ یا خشک مسواک کرنا، اگر چہ نیم کے درخت کی ہو۔

7۔ گرمی یا پیاس کی وجہ سے غسل کرنا۔خواہ متعدد بار ہی کیوں نہ ہو، روزے کی حالت میں جائز ہے۔

جن صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے

درج ذیل تمام صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اس کی قضا واجب ہوجاتی ہے۔کفارہ واجب نہیں ہوتا:

www.rahnuma.org

1۔ کلی کرتے وقت بلا ارادہ، حلق میں پانی اُتر جانا۔
2۔ خود بخود قے / اُلٹی آئی اور جان بوجھ کر حلق میں واپس لوٹا لی۔
3۔ اپنے اختیار سے منہ بھر کر قے / اُلٹی کر ڈالی۔
4۔ کاغذ کا ٹکڑا، گٹھلی، مٹی، پتھر، کنکر اپنے ارادہ سے نگل لیا۔
5۔ دانتوں میں پھنسی ہوئی چیز کو زبان سے نکال کر نگل لینا، جب کہ وہ چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو۔
6۔ کان میں تیل ڈال لینا۔
7۔ ناک میں ناس لینا۔ یا کوئی اور مائع چیز ڈال لینا۔
8۔ سگریٹ یا حقہ پینا۔
9۔ دانتوں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لینا، جب کہ خون تھوک پر غالب ہو۔
10۔ بھولے سے کچھ کھا پی لیا۔ اور یہ سمجھ کر کہ ''روزہ ٹوٹ گیا'' پھر جان بوجھ کر کھا یا پی لینا۔
11۔ یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی، سحری کھالی۔ پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی۔
12۔ بادل یا گرد و غبار کی وجہ سے یہ سمجھا کہ ''آفتاب غروب ہو گیا''۔ اور روزہ افطار کرلیا۔ حال آں کہ ابھی دن باقی تھا۔
13۔ رمضان المبارک کے علاوہ دنوں میں کوئی روزہ رکھا۔ اور وہ جان بوجھ کر توڑ دیا۔

جن صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں

درجِ ذیل صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں:

1۔ رمضان المبارک کا روزہ جان بوجھ کر توڑنے سے کفارہ لازم آجاتا ہے۔
2۔ فصد لگوا کر خون نکلوایا، سرمہ لگایا اور پھر یہ سمجھ کر کہ ''روزہ ٹوٹ گیا''، جان بوجھ کر کھا پی لیا۔

www.rahimia.org

کفارہ کے مسائل

1۔ اگر رمضان المبارک کا روزہ توڑ دیا تو اس کا کفارہ دو مہینے (60 روز) لگاتار روزے رکھنا ہے۔

2۔ اگر لگاتار ساٹھ روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو صبح و شام کھانا کھلائے۔ یا ایک روزے کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار (1700 گرام) غلہ یا اس کی قیمت ادا کرے۔

3۔ اگر ایک ہی رمضان کے دو تین روزے توڑ ڈالے تو بھی ایک ہی کفارہ سب کے لیے کافی ہو جائے گا۔

فدیہ کے مسائل

1۔ جس کو اتنا بڑھاپا ہو گیا ہو کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی، یا اتنا بیمار ہے کہ اب اچھا ہونے کی اُمید نہیں رہی، اور نہ روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو وہ روزہ نہ رکھے۔ اور ہر ایک روزے کے بدلے ایک مسکین کو صبح و شام پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔ یا نصف صاع (1700 گرام) غلہ یا اس کی قیمت بطورِ فدیہ ادا کرے۔

2۔ اگر فدیہ ادا کرنے کے بعد روزہ رکھنے کی طاقت آ گئی تو سب روزوں کی قضا کرنا ہو گی۔ اور جو فدیہ دیا ہے، اس کا اجر الگ سے ملے گا۔

نمازِ تراویح کے مسائل

1۔ رمضان المبارک میں عشا کی نماز کے بعد تراویح کی بیس رکعات، دو دو رکعت کر کے پڑھنا مرد و عورت سب کے لیے سنتِ مؤکدہ ہے۔

2۔ نمازِ تراویح کا وقت، عشا کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔ بہتر ہے کہ وتر تراویح کے بعد پڑھے جائیں۔ لیکن اگر کسی وجہ سے وتر کے بعد بھی نمازِ تراویح پڑھی تو بھی شرعاً درست ہے۔

www.rahimia.org

3۔ تراویح کی نماز مسجد میں باجماعت ادا کرنا سنت کفایہ ہے۔ اگر محلے کی مسجد میں تراویح کی جماعت نہ ہوتو تمام اہل محلّہ گناہ گار ہوں گے۔

4۔ تراویح کی بیس رکعات، دو دو رکعت کر کے پڑھی جائیں۔ اوران میں ہر ترویحہ (چار رکعت) کے بعد اور آخری ترویحہ اور وتر کے درمیان کچھ دیر وقفہ کرنا مستحب ہے۔

5۔ ترویحہ کے درمیان کوئی خاص عبادت متعین نہیں، بلکہ اختیار ہے۔ خواہ ذکر اذکار کریں یا تلاوت کریں۔ البتہ بعض فقہا کے نزدیک یہ دعا:

"سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ، سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَیْبَةِ، وَالْقُدْرَةِ ، وَالْکِبْرِیَآءِ ، وَالْجَبَرُوْتِ. سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ، وَلَایَمُوْتُ، سُبُّوْحٌ، قُدُّوْسٌ، رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ.

اَللّٰهُمَّ أَجِرْنَا مِنَ النَّارِ، یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ."

پڑھنا منقول ہے۔ لہٰذا جس کا جو جی چاہے پڑھ سکتا ہے۔

6۔ رمضان میں تراویح کے ساتھ وتر کی نماز باجماعت پڑھنا افضل ہے۔

7۔ نمازِ تراویح میں قرآن پاک سننا اور سنانا سنت ہے۔

8۔ نمازِ تراویح میں قرآن پاک سنانے کی اُجرت لینا حرام ہے۔

9۔ اگر اُجرت کے بغیر قرآن سنانے والا نہ ملے تو چھوٹی سورتوں سے ہی تراویح پڑھ لینا چاہیے۔

10۔ تراویح کی مکمل نماز چھوٹ جائے اور اس کا وقت نکل جائے تو اس کی قضا نہیں ہے۔ اگر پڑھے تو نفل شمار ہوگی۔

11۔ اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ عشا کی نماز ہوچکی تو اُسے چاہیے کہ پہلے عشا کی نماز پڑھے۔ پھر تراویح میں شریک ہو۔

12۔ تراویح کی کچھ رکعتیں امام کے ساتھ نہ پڑھ سکا تو وتر کے بعد ادا کر لے۔

13۔ تراویح میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن مجید پڑھنا یا سننا سنتِ مؤکدہ ہے۔ اگر

www.rahmia.org

قرآن مجید چند دنوں میں ختم کرلیا تو بقیہ دنوں میں بھی تراویح پڑھے۔

اعتکاف کے مسائل

1۔ رمضان کے آخری دس دنوں میں ایسی مسجد میں، جہاں پانچ وقت کی نماز باجماعت ہوتی ہو، اعتکاف بیٹھنا سنت ہے۔

2۔ رمضان کی بیسویں تاریخ کی شام، سورج غروب ہونے سے پہلے اعتکاف شروع ہوتا ہے۔ اورعید الفطر کا چاندنظر آنے تک اعتکاف کی حالت میں رہنا ضروری ہے۔

اعتکاف میں جو باتیں جائز ہیں

1۔ پیشاب، پاخانہ کے لیے نکلنا،غسل فرض کے لیے نکلنا۔

2۔ اگر ایسی مسجد میں اعتکاف کیا ہے جہاں نمازِ جمعۃ المبارک نہیں ہوتی، تو جمعۃ المبارک کی نماز کے لئے جامع مسجد میں جانا،اور اندازاً اتنی دیر پہلے مسجد سے نکلنا کہ جامع مسجد پہنچ کر خطبے سے پہلے تحیۃ المسجد اور چار سنتیں پڑھ سکے۔ اور نماز کے بعد سنت پڑھنے کے لیے ٹھہرنا بھی جائز ہے۔

3۔ اذان کہنے کے لیے مسجد سے باہر اذان کی جگہ پر جانا۔

4۔ نمازِ جنازہ کے لیے جانا، بشرطیکہ اعتکاف کی نیت کرتے وقت یہ نیت کر لی تھی کہ: ''جنازہ کے لیے جاؤں گا'' تو جائز ہے۔ اور اگر نیت نہیں کی تو جائز نہیں۔

جن چیزوں سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے

1۔ بغیر کسی عذر کے جان بوجھ کر یا بھول کر مسجد سے باہر نکلنا۔

2۔ کسی عذر اور ضرورت کے سبب مسجد سے باہر نکل کر، ضرورت سے زیادہ ٹھہرنا۔

3۔ بیماری یا خوف کی وجہ سے مسجد سے باہر چلے جانا۔

www.rahimia.org

صدقۂ فطر کے مسائل

1۔ جس شخص پر زکوٰۃ فرض ہے، اس پر صدقہ فطر بھی واجب ہے۔ خواہ اس نے روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں۔

2۔ صدقۂ فطر ہر عاقل، بالغ اور آزاد شخص اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے ادا کرے۔ بشرطیکہ اس کی نابالغ اولاد کی ملکیت میں ان کے نام الگ سے مال نہ ہو۔ اگر ان کی ملکیت میں الگ سے اتنا مال ہے جو نصاب کے بقدر ہو تو ان کے مال میں سے صدقہ فطر ادا کیا جائے۔

3۔ احادیث میں درج ذیل اشیا میں سے کوئی ایک درج ذیل مقدار کے مطابق بطورِ صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے:

(الف) صاعاً من شعیرٍ: یعنی جَو (تقریباً 3500 گرام)

(ب) صاعاً من تمرٍ: یعنی کھجور (تقریباً 3500 گرام)

(ج) صاعاً من اقطٍ: یعنی پنیر (تقریباً 3500 گرام)

(د) صاعاً من زبیبٍ: یعنی کشمش (تقریباً 3500 گرام)

(ہ) نصف صاعٍ من بُرٍّ: یعنی گندم (تقریباً 1700 گرام)

موجودہ اوزان (ناپ تول) کے مطابق علمائے کرام نے نصف صاع کو تقریباً 1700 گرام کے برابر قرار دیا ہے اور ایک صاع تقریباً 3500 گرام کے برابر ہے۔ اگر کوئی شخص جَو یا گندم وغیرہ، غلے کی شکل میں نہ دے سکے تو اپنے زمانہ کے نرخ کے مطابق اسی قدر درج بالا اشیا کی قیمت ادا کر دے۔

4۔ مستحب یہ ہے کہ صدقۂ فطر، نمازِ عید سے پہلے ادا کیا جائے۔ اور رمضان المبارک میں بھی ادا کرنا درست ہے۔

5۔ صدقۂ فطر کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ زکوٰۃ کی طرح مال بقدرِ نصاب سال بھر تک اس کے پاس جمع رہے۔ بلکہ سال سے کم عرصے میں بھی بقدرِ نصاب مال کا مالک بن گیا تو صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہوگا۔

www.rahmia.org

6۔ عورت پر صرف اپنی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ نابالغ بچوں کی طرف سے ان کی والدہ پر صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں ہے، یہ باپ کا فریضہ ہے۔

7۔ صدقۂ فطر عید کے دن صبح صادق کے وقت سے واجب ہوجاتا ہے۔ لہٰذا جو شخص صبح صادق سے پہلے فوت ہوجائے، اس کی طرف صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں۔ اور جو بچہ صبح صادق کے بعد پیدا ہوا، اس کی طرف سے بھی صدقہ فطر نہیں دیا جائے گا۔

مسائل عید الفطر

رمضان المبارک کے بعد یکم شوال کو شکرانے کے طور پر دو رکعت نمازِ عید ادا کرنا واجب ہے۔ عید الفطر کے احکام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ عید کے دن غسل کیا جائے۔ مسواک کی جائے۔ عمدہ کپڑے، جو میسر ہوں، پہن کر خوشبو لگائی جائے۔ بالوں میں کنگھا وغیرہ کیا جائے۔

2۔ صبح سویرے اُٹھ کر عید گاہ جلد پہنچنے کی کوشش کی جائے۔ اور نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا مسنون ہے۔

3۔ عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا چاہیے۔

4۔ عید کی نماز پڑھنے کے لیے ایک راستے سے جائے۔ اور نماز کے بعد دوسرے راستے سے واپس آئے۔ عید گاہ میں اگر ممکن ہو تو پیدل چل کر جائے۔

5۔ راستے میں یہ تکبیریں آہستہ آہستہ پڑھے:

اَللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر اَللّٰهُ اَكْبَر وَلِلّٰهِ الْحَمْد.

6۔ نمازِ عید کے لیے جماعت شرط ہے۔ لہٰذا اگر کسی وجہ سے کوئی آدمی نمازِ عید کی جماعت میں شریک نہیں ہوسکا تو وہ تنہا نمازِ عید نہیں پڑھ سکتا۔

7۔ عید کے دن نمازِ عید سے پہلے نمازِ اشراق یا دیگر نوافل پڑھنے مکروہ ہیں۔ عورتوں، مریضوں اور مسافروں کے لیے بھی یہی حکم ہے۔

www.rahnumia.org

عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ

عید الفطر کی نماز میں دو رکعت ہوتی ہیں۔ جن میں چھ تکبیریں زائد ہوتی ہیں:

1۔ پہلی رکعت میں "**سبحانک اللّٰھم... الخ**" پڑھنے کے بعد ہاتھ چھوڑ کر تین تکبیریں زائد کہی جاتی ہیں۔ اس کے بعد امام قرأت کرے گا۔

2۔ اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے ہاتھ چھوڑ کر تین تکبیریں زائد کہی جاتی ہیں۔ بقیہ نماز دیگر نمازوں کی طرح پڑھی جاتی ہے۔

3۔ نماز کے بعد امام سنت کے مطابق خطبہ پڑھے گا۔ یہ خطبہ سننا واجب ہے۔

حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے خطباتِ عید

اس ددور کے مجدد حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہٗ نے عید الفطر، عیدالاضحیٰ اور جمعۃ المبارک کے مبارک خطبات ترتیب دیے ہیں۔ اور انھیں اپنی کتاب "تفہیماتِ الٰہیہ" کے آخر میں ایک پوری "**تفھیم (۲۴۶) فی الخُطب**" کی صورت میں جمع کر دیا ہے۔ ولی اللّٰہی سلسلے کے علما و مشائخ کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ عام طور پر ان موقعوں پر یہی خطبات پڑھا کرتے تھے۔ چناں چہ حضرت الامام شاہ عبدالعزیز دہلویؒ کا یہی معمول رہا۔ اور پھر امیر المؤمنین سید احمد شہیدؒ اور حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید کے مطبوعہ خطبات بھی اسی حقیقت کی نشان دہی کرتے ہیں۔ اگر چہ بعض خطبوں میں ان حضرات نے کچھ مفید اضافے بھی کیے ہیں۔ یہ خطبے "خطباتِ سید احمد شہیدؒ" کے نام سے مطبوعہ ہیں۔

اسی طرح بعد میں آنے والے ولی اللّٰہی سلسلے سے وابستہ تمام علما و مشائخ یہی خطبات پڑھتے رہے ہیں۔ یہ خطبے بلاشبہ دلوں پر اثر انداز ہونے والے اور انھیں جھنجوڑنے والے ہیں۔ پوری توجہ اور انہماک سے ان کا سننا یقیناً دل و دماغ پر بڑے گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ یہاں تبرکاً عید الفطر سے متعلقہ دو خطبے آئندہ صفحات میں پیش کیے جا رہے ہیں۔ تا کہ بزرگوں کی نسبتوں کے حامل ان خطبات کو علما و خطبا اپنا معمول بنائیں۔ اور ان کے فیوض و برکات سے خود بھی مستفیض ہوں۔ اور عوام الناس کو بھی فیض یاب کریں۔

☆

www.rahimia.org

خطباتِ عید الفطر

خطبۂ اُولیٰ

اَللّٰهُ اَکۡبَر ،اَللّٰهُ اَکۡبَر ،لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَکۡبَر ،اَللّٰهُ اَکۡبَر ، وَلِلّٰهِ الۡحَمۡد.

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الۡمُنۡعِمِ الۡمُحۡسِنِ الدَّيَّانِo ذِی الۡفَضۡلِ وَالۡجُوۡدِ وَالۡاِحۡسَانِo ذِی الۡكَرَمِ وَ الۡمَغۡفِرَةِ وَالۡاِمۡتِنَانِo

اَللّٰهُ اَکۡبَر ،اَللّٰهُ اَکۡبَر ،لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَکۡبَر ،اَللّٰهُ اَکۡبَر ، وَلِلّٰهِ الۡحَمۡد.

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ اَعَزَّنَا بِشَهۡرِ رَمَضَانَ o شَهۡرٌ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الرَّحۡمَةُ وَ الۡغُفۡرَانُ o شَهۡرٌ فِيۡهِ لَيۡلَةٌ هِیَ خَيۡرٌ مِنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ فِيۡهَا كَانَ نُزُوۡلُ الۡقُرۡآنo

اَللّٰهُ اَکۡبَر ،اَللّٰهُ اَکۡبَر ،لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَکۡبَر ،اَللّٰهُ اَکۡبَر ، وَلِلّٰهِ الۡحَمۡد.

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ وَفَّقَنَا فِيۡهِ لِقِرَآءَةِ الۡقُرۡآن o وَ يَسَّرَ عَلَيۡنَا اَدَاءَ الصِّيَامِ وَ الۡقِيَامِ بِحُسۡنِ الۡاِمۡكَانِo وَ سَهَّلَ لَنَا التَّرَاوِيۡحَ وَ التَّسَابِيۡحَ، فَيَا لَهٗ مِنِ امۡتِنَانo

اَللّٰهُ اَکۡبَر ،اَللّٰهُ اَکۡبَر ،لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَکۡبَر ،اَللّٰهُ اَکۡبَر ، وَلِلّٰهِ الۡحَمۡد.

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ أعَدَّ للصَائِمِيۡنَ بَابًا مِنۡ اَبۡوَابِ الۡجَنَّةِ يُسَمّٰی ''بَابُ الرِّيَان'' o وَوَعَدَ لَهُمۡ مَالَمۡ يَخۡطُرۡ عَلٰی قَلۡبِ بَشَرٍ مِّنَ النَّعِيۡمِ

www.rahimia.org

وَالْاَلْوَانِ o وَ جَعَلَ خَلُوْفَ فَمِ الصَّائِمِيْنَ اَطْيَبَ عِنْدَ مَلَائِكَتِهٖ مِنَ الْمِسْكِ وَالزَّعْفَرَانِ o

اَللّٰهُ اَكْبَر، اَللّٰهُ اَكْبَر، لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَر، اَللّٰهُ اَكْبَر، وَلِلّٰهِ الْحَمْد.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ صِيَامَ رَمَضَانَ كَفَّارَةً لِلسَّيِّئَاتِ وَ عِتْقاً مِنَ النِّيْرَانِ o وَ اَكْرَمَ الصَّائِمِيْنَ بِفَرْحَتَيْنِ: فَرْحَةٍ عِنْدَ الْإِفْطَارِ وَ فَرْحَةٍ عِنْدَ لِقَاءِ الرَّحْمٰنِ o وَقَالَ: ’’اَلصَّوْمُ لِىْ وَاَنَا اَجْزِىْ بِهٖ‘‘، فَيَا لَهٗ مِنْ عُلُوِّ الْمَكَانِ o

اَللّٰهُ اَكْبَر، اَللّٰهُ اَكْبَر، لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَر، اَللّٰهُ اَكْبَر، وَلِلّٰهِ الْحَمْد.

نَحْمَدُهٗ وَهُوَ الْمَحْمُوْدُ فِىْ كُلِّ مَكَان o وَ نَشْكُرُهٗ وَهُوَ الْمَشْكُوْرُ بِكُلِّ لِسَانٍ o وَ نَسْتَعِيْنُهٗ فِىْ كُلِّ مَايُهِمُّنَا مِنْ اَمْرِ الْمَعَاشِ وَ اَمْرِ الْاَدْيَانِ o وَ نَسْتَغْفِرُهٗ مِنْ كُلِّ مَافَرَطَ مِنَّا مِنَ الْخَطَايَا وَ الْعِصْيَانِ o

اَللّٰهُ اَكْبَر، اَللّٰهُ اَكْبَر، لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَر، اَللّٰهُ اَكْبَر، وَلِلّٰهِ الْحَمْد.

وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهَادَةً يَّنَالُ بِهَا الشَّاهِدُ دَارَ الرِّضْوَانِ o وَ يَنْجُوْ بِهَا مِنَ النِّيْرَانِ o وَ يَرْضٰى بِهَا مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ اَلْمُهَيْمِنُ الدَّيَّانُ o

اَللّٰهُ اَكْبَر، اَللّٰهُ اَكْبَر، لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَر، اَللّٰهُ اَكْبَر، وَلِلّٰهِ الْحَمْد.

وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ اُرْسِلَ حِيْنَ غَلَبَ الْكُفْرُ فِى الْبُلْدَانِ o فَدَعَا الْخَلْقَ اِلَى التَّوْحِيْدِ وَ الْاِيْمَانِ o وَ اَبْطَلَ الشِّرْكَ وَ حَبَائِلَ الطُّغْيَانِ o

اَللّٰهُ اَكْبَر، اَللّٰهُ اَكْبَر، لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَر، اَللّٰهُ اَكْبَر، وَلِلّٰهِ الْحَمْد.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِىِّ الْكَرِيْمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ مَا لَمَعَ الْقَمَرَانُ o وَ تَعَاقَبَ الْمَلَوَانُ فِى الْبَوَادِىْ وَالْعِمْرَانِ o

اَيُّهَا النَّاسُ! إِتَّقُوْا اللّٰهَ فَاِنَّ التَّقْوٰى اَسَاسُ الْحَسَنَاتِ وَ خُلاَصَةُ الْاَعْمَالِ ٥ وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِنَّ الْعِبَادَةَ دَافِعَةٌ لِلسَّيِّئٰاتِ ، وَ نَاهِيَةٌ عَنِ الْفَسَادِ وَ الضَّلاَلِ٥

هَلْ عَرَفْتُمْ فَضَائِلَ شَهْرِ الصِّيَامِ؟٥ وَهَلْ اَدْرَكْتُمْ لِمَاذَا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ؟٥ وَ هَلْ دَرَيْتُمْ اَنَّ الشَّهْرَ ضَيْفٌ فَمَاذَا صَنَعْتُمْ لَهٗ مِنَ الْاِكْرَامِ؟٥ وَهَلْ فَطِنْتُمْ اَنَّهٗ وَلّٰى رَاضِيًا عَنْكُمْ اَوْ سَاخِطًا لِيَشْكُوَكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ؟٥

يَالَيْتَ شَعْرِىْ! كَيْفَ يَعُدُّ نَفْسَهٗ صَائِمًا مَن يَّغْتَابُ طُوْلَ نَهَارِهٖ وَيَاْكُلُ لُحُوْمَ الْاِخْوَانِ٥ اَمْ كَيْفَ يَظُنُّ نَفْسَهٗ مُعْتَكِفًا مَنْ كَانَ قَلْبُهٗ فِيْ مَكَانٍ وَ جِسْمُهٗ فِيْ مَكَانٍ!٥ اَمْ كَيْفَ تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ هُوَ مِنْ سُكَارَى الْغَفُلاَتِ!٥ غَرِيْقٌ فِيْ رِجْزِ الشَّهَوَاتِ! ٥ اَمْ كَيْفَ يُكْتَبُ قِيَامُ مَنْ اَسْهَرَ جَفْنَهٗ وَ قَلْبُهٗ فِيْ سِنَةِ الْخَطِيْئٰاتِ!٥

يَا اَسَفَاه! عَلٰى ضَيْفٍ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنَ الْاِكْرَامِ نُزُلاً٥
وَ يَا لَهْفَاه! عَلٰى مَوْسِمِ خَيْرٍ لَمْ نَكْتَسِبْ فِيْهِ رِبْحًا وَلاَ اَمَلاً٥
وَ يَا نَدَامَتَاه! عَلٰى بَحْرِ فُرَاتٍ لَمْ نَغْتَرِفْ مِنْهُ مَا يُسْكِنُ عَطْشًا٥
وَ يَاحَسْرَتَاه! عَلٰى رَفِيْقٍ شَفِيْقٍ وَ دَّعْنَاهُ وَ مَشٰى٥
اَلْوِدَاعُ! اَلْوِدَاعُ! يَا شَهْرَ طَهَارَةِ الْقُلُوْبِ٥
اَلْفِرَاقُ! اَلْفِرَاقُ! يَا شَهْرَ كَفَّارَةِ الذُّنُوْبِ٥
اَلْوِدَاعُ! اَلْوِدَاعُ! يَا شَهْرَ التَّرَاوِيْحِ وَالتَّسَابِيْحِ٥
اَلْفِرَاقُ! اَلْفِرَاقُ! يَا شَهْرَ الْقَنَادِيْلِ وَالْمَصَابِيْحِ٥
اَلْوِدَاعُ! اَلْوِدَاعُ! يَا شَهْرَ كَفَّارَةِ الْمَعَاصِىْ وَالسَّيِّئٰاتِ٥
اَلْفِرَاقُ! اَلْفِرَاقُ! يَاشَهْرَ تَضَاعُفِ الْبِرِّ وَالْحَسَنَاتِ٥

www.rahima.org

اَلْوِدَاعُ! اَلْوِدَاعُ! يَا شَاهِدًا لِّلصَّائِمِيْنَ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَo

اَلْفِرَاقُ! اَلْفِرَاقُ! يَا شَافِعَهُمْ بَيْنَ يَدَیْ اَحْسَنِ الْخَالِقِيْنَo

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ! اِنَّ اللّٰهَ عَزَاءٌ مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍo وَ خَلَفٌ مِنْ كُلِّ فَائِتٍo فَبِاللّٰهِ فَثِقُوْا! وَ اِيَّاهُ فَارْجُوْا! وَ تَدَارَكُوْا مَافَاتَo بِاِصْلَاحِ مَاهُوَ آتٍ!o وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ، اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا غَفَّارًاo وَلَاتَأْمَنُوْا اِمْهَالَهٗ فَاِنَّهٗ لَمْ يَزَلْ وَ لَايَزَالُ مُقْتَدِرًا قَهَّارًاo

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم:

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ (۲:۱۵۵-۱۵۷)

وَاعْلَمُوْا! اَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ مُّسْلِمٍ يَمْلِكُ النِّصَابَ فَاضِلاً عَنْ حَوَائِجِهِ الْاَصْلِيَّةِ وَ اِن لَّمْ يَكُنْ نَامِيًا، وَلَمْ يَمْضِ عَلَيْهِ حَوْلٌ عَنْ نَّفْسِهٖ، وَ طِفْلِهٖ، وَ عَبْدِهٖ، وَ اَمَتِهٖ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ، نِصْفُ صَاعٍ مِّنَ الْحِنْطَةِ اَوْ صَاعٌ مِّنَ الشَّعِيْرِ.

وَ اَفْضَلُ اَوْقَاتِ اَدَآئِهٖ بَعْدَ فَجْرِ الْعِيْدِ قَبْلَ الْغُدُوِّ اِلَى الْمُصَلّٰى. فَمَنْ اَدَّاهَا فَبِهَا وَ اِلَّا فَلْيُؤَدِّهَا الْآنَo

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ.

اَللّٰهُ اَكْبَر ،اَللّٰهُ اَكْبَر ،لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَر ،اَللّٰهُ اَكْبَر ، وَلِلّٰهِ الْحَمْد.

☆

www.rahima.org

خطبۂ ثانیہ

اَللّٰہُ اَکْبَر ،اَللّٰہُ اَکْبَر ،لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَر ،اَللّٰہُ اَکْبَر ، وَلِلّٰہِ الْحَمْد.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُتَفَرِّدِ بِجَلَالِہٖ وَ کِبْرِیَائِہٖo اَلْمَحْمُوْدِ عَلٰی آلَآئِہٖ وَ نَعْمآئِہٖo لَا رَادَّ لِحُکْمِہٖ وَ قَضَائِہٖo وَلَا مَانِعَ لِجُوْدِہٖ وَ عَطَآئِہٖo

لَاتُدْرِکُہُ الْعُیُوْنُ o وَلَا تَبْلُغُہُ الظُّنُوْنُo وَلَایَصِفُہُ الْوَاصِفُوْنَ o وَلَا یُغَیِّرُہُ الْمَنُوْنُ o غَفَّارُ الذُّنُوْبِ o سَتَّارُ الْعُیُوْبِ o مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ o مُفَرِّحُ الْکُرُوْبِ o اَلْمُطَّلِعُ عَلٰی خَفِیَّاتِ السَّرَائِرِ o اَلْعَالِمُ بِمَکْنُوْنَاتِ الضَّمَائِرِ o بِیَدِہِ النِّعَمُ وَالدَّوَائِرُ o بَیْنَ اَصَابِعِہِ الْقُلُوْبُ وَالْخَوَاطِرُ o یُجِیْبُ الْمُضْطَرَّ وَیَکْشِفُ الضُّرَّ o یَرَی الظَّاھِرَ وَالسِّرَّo وَ یُحْصِیْ عَلٰی عِبَادِہِ الْاِثْمَ وَالْبِرَّo

فَمَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَ نَجٰی o وَلَہُ الدَّرَجَاتُ الْعُلٰیo ثُمَّ رِضْوَانُ اللّٰہِ وَ رُؤْیَتُہُ الْعُظْمٰی o وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَقَدْ غَوٰی وَ ھَوٰیo وَ سَیَصْلٰی النَّارَ الْکُبْرٰیo ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْھَا وَلَا یَحْیٰیo

اَللّٰہُ اَکْبَر ،اَللّٰہُ اَکْبَر ،لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَر ،اَللّٰہُ اَکْبَر ، وَلِلّٰہِ الْحَمْد.

وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ o وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الْبَشِیْرُ النَّذِیْرُo نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ شَفِیْعُ الْاُمَّۃِ کَاشِفُ الْغُمَّۃِ فِیْ یَوْمٍ عَسِیْرٍ غَیْرِ یَسِیْرٍ o صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَ سَلَّمَ عَدَدًا لَّایُحْصِیْہِ اِلَّاالْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُo

اَمَّا بَعْدُ! فَاِنِّیْ اُوْصِیْکُمْ بِالتَّقْوٰی وَ مُجَانَبَۃِ الْھَوٰیo وَ اُذَکِّرُکُمْ

www.rahimia.org

هَاذِمَ اللَّذَّاتِ، الْمَوْتَ وَالْبِلٰیo

عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْمَوْتِ كَيْفَ يَفْرَحُ؟ o وَ عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْحِسَابِ كَيْفَ يَجْمَعُ؟ o وَ عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالصَّبْرِ كَيْفَ يَضْحَكُ؟o

وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْآخِرَةِ وَ نَعِيْمِهَا كَيْفَ يَسْتَرِيْحُ عَنْهَا؟ o وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالدُّنْيَا وَ زَوَالِهَا كَيْفَ يَطْمَئِنُّ بِهَا؟o

وَ عَجِبْتُ لِمَنْ هُوَ عَالِمٌ بِاللِّسَانِ جَاهِلٌ بِالْقَلْبِ o وَلِمَنْ هُوَ مُتَطَهِّرٌ بِالْمَاءِ غَيْرُ طَاهِرٍ بِالْقَلْبِ o وَلِمَنْ يَّشْتَغِلُ بِعُيُوْبِ النَّاسِ غَيْرُ مُشْتَغِلٍ بِعُيُوْبِ نَفْسِهٖ o وَلِمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ مُطَّلِعٌ عَلَيْهِ كَيْفَ يَعْصِيْهِ o وَ لِمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّهٗ يَمُوْتُ وَ يُحَاسِبُ وَحْدَهٗ كَيْفَ يَسْتَأْنِسُ بِغَيْرِ اللّٰهِo

وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

’’اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَ عَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ،

وَ الْعَاجِزُ مَنِ اتَّبَعَ نَفْسُهٗ هَوَاهَا وَ تَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ الْاَمَانِيَّ.‘‘

وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَقُوْلُ:

’’يَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًی، وَ اَسُدُّ فَقْرَكَ، وَاِلَّا تَفْعَلْ، مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا، وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ‘‘،

وَقَالَ: مَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ هَمَّهٗ، جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ، وَ جَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ، وَ اَتَتْهُ الدُّنْيَا وَ هِیَ رَاغِمَةٌ o وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهٗ، جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَ فَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهٗ، وَلَمْ يَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَاقُدِّرَ لَهٗo

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ:

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ

نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ (۱۸: ۴۵-۴۶)

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَ آجِلِهٖ، مَاعَلِمْنَا مِنْهُ وَ مَا لَمْ نَعْلَمْ. وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَ آجِلِهٖ مَاعَلِمْنَا مِنْهُ وَ مَا لَمْ نَعْلَمْ.

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ:

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ (۶۱: ۹)

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ ۝ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيْزٌ ۝

(۵۸: ۱۹-۲۱)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيْعَ الْحِسَابِ.

اَللّٰهُمَّ أَهْزِمِ الأَحْزَابِ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَ زَلْزِلْهُمْ."

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَاسَأَلَکَ بِهٖ عَبْدُکَ وَ نَبِيُّکَ.

وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَاعَاذَ مِنْهُ عَبْدُکَ وَ نَبِيُّکَ.

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ وَ مَاقَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ.

وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَ مَاقَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ.

اَللّٰهُمَّ اقْضِ حَاجَاتِنَا كُلِّهَا بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ o

اَللّٰهُ اَكْبَر، اَللّٰهُ اَكْبَر، لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَر، اَللّٰهُ اَكْبَر، وَلِلّٰهِ الْحَمْد.

☆

www.rahmia.org

روحانی تربیتی اجتماع رمضان المبارک لاہور

رحمتوں اور برکتوں والا ماہِ رمضان المبارک شروع ہو رہا ہے۔ ہمیشہ سے اکابر اولیاء اللہ اور علمائے ربانیین کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ اس ماہِ مبارک میں پوری یکسوئی اور توجہ الی اللہ کے لیے کسی ایک ہی جگہ قیام فرما ہوتے ہیں اور اس کو صفائے باطن کے لیے بڑا اکسیر سمجھتے ہیں۔ مشائخ رائے پور اور ان سے تعلق رکھنے والے احباب کا گزشتہ تقریباً ڈیڑھ صدی سے یہ معمول چلا آ رہا ہے کہ وہ اس ماہِ مبارک میں اِنابت الی اللہ اور سالکین و طالبین کی تربیت کے لیے اجتماعی طور پر کسی ایک جگہ قیام فرما ہوتے ہیں اور رمضان المبارک کے قیمتی اوقات میں اپنی روحانی تربیت کے حوالے سے ذکر و فکر، تزکیۂ عمل اور تصفیۂ باطن کا نہایت درجہ اہتمام کرتے رہے ہیں۔

تمام مشائخ رائے پور اور حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری قدس سرہٗ اپنی تمام عمر اس معمول پر مسلسل عمل پیرا رہے۔ انھی حضراتِ مشائخ کے معمول کے مطابق ان کے جانشین اور موجودہ مسند نشین خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور حضرت اقدس مولانا مفتی شاہ عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ ماہِ رمضان المبارک ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ (ٹرسٹ) لاہور میں قیام فرما ہوں گے۔ ان کے ساتھ حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوریؒ کے خلفائے کرام؛ حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی سعید الرحمٰن، حضرت مولانا مفتی عبدالمتین نعمانی، حضرت مولانا مفتی عبدالقدیر، حضرت مولانا مفتی محمد مختار حسن اور دیگر سینئر حضرات' احباب کی رہنمائی کے لیے موجود ہوں گے۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ اپنی اخلاقی و روحانی اور علمی ترقی کے لیے اس ماہِ مبارک میں مشائخ رائے پور کی معیت و صحبت میں وقت لگائیں۔ تمام احباب اس روحانی اجتماع کے تربیتی معمولات اور مجالس ہائے علم و عرفان میں شرکت فرما کر دنیوی اور اُخروی کامیابی کے لیے کوشش کریں۔

ادارہ رحیمیہ کے ریجنل مراکز میں معمولاتِ ماہِ رمضان

گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ (ٹرسٹ) لاہور کے تمام ریجنل کیمپسز کراچی، سکھر، ملتان، راولپنڈی، کوئٹہ اور پشاور میں بھی ماہِ رمضان المبارک کے ادارہ رحیمیہ لاہور میں کیے جانے والے معمولاتِ ماہِ رمضان المبارک حسبِ معمول جاری رہیں گے، جن میں مجالس ہائے ذکر، فکر، نمازِ تراویح میں پڑھے ہوئے پارے کا خلاصۂ تفسیر اور قرآنی موضوعات پر بیانات کا سلسلہ جاری رہے گا۔

ادارہ کے سرپرست حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی سعید الرحمٰن تراویح میں پڑھے ہوئے پارے کا خلاصہ بیان فرماتے ہیں، جو تمام ریجنل کیمپسز اور ملک بھر کے رحیمیہ مراکز میں براہِ راست نشر کیا جاتا ہے۔

نوٹ: ملک بھر سے آنے والے احباب اپنی آمد کے شیڈول سے ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ (ٹرسٹ) لاہور کی انتظامیہ کو اپنی آمد سے قبل مطلع فرمائیں۔

www.rahimia.org

اِدارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ (ٹرسٹ) لاہور

بانی

حضرت اقدس مولانا **شاہ سعید احمد** رائے پوری قدس سرہٗ السعید

مسندنشین رابع خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور

زیرنگرانی

حضرت اقدس مولانا مفتی شاہ **عبدالخالق آزاد رائے پوری** دامت برکاتہم العالیہ

مسندنشین خامس خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور

پاکستان کے تاریخی شہر ''لاہور'' میں ادارہ ہذا گزشتہ ایک عرصے سے دینی، تعلیمی اور تربیتی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ بحمداللہ تعالیٰ اس دینی مرکز میں:

- دین اسلام کے بنیادی عقائد اور شرعی احکام و مسائل کی تعلیم و رہنمائی۔
- تزکیۂ قلب و تصفیۂ باطن کے لیے مشائخ رائے پور کے معمولات کی تلقین۔
- قرآنی اصولِ سیاست اور قرآنی اصولِ معاشیات و عمرانیات کی تعلیم و تربیت۔

کا کام فقہی بصیرت، قلبی توجہ اور قومی و ملی تقاضوں کے دینی شعور کے ساتھ کیا جارہا ہے۔

اس کے لیے ادارہ ہذا میں درجِ ذیل تعلیمی و تربیتی سرگرمیاں اور مجالس و کلاسز جاری ہیں:

مجالس ذکر و فکر (روزانہ بعد نمازِ مغرب)	دورۂ حدیث شریف (سالانہ کلاس)
خطاباتِ جمعۃ المبارک	دورۂ تفسیر قرآن حکیم (موسم گرما کی تعطیلات میں)
تربیتی سیمینارز کا انعقاد	چار سالہ علومِ اسلامیہ کلاس
تخصص فی الفقہ والافتاء	ترجمہ و تفسیر قرآن حکیم کلاس (بعد نمازِ عشا)
دارالافتاء والارشاد	درسِ قرآن (بعد نمازِ فجر)
تربیتی ورکشاپس (محاضرین و مدرسین کے لیے)	علومِ قرآنیہ کی ایک سالہ کلاس

www.rahimia.org